11فروری1963

ازعدالت عظمیٰ

جناپاریڈی لاچن نائیڈو

بنام

جناپاریڈی سنیاساما

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر، کے۔این۔وانچو، ایم۔ہدایت اللہ، کے۔سی۔داس گپتااور جے۔سی۔شاہ، جسٹس۔)

دیکھ بھال—بعض جائیدادوں کو چارج کرنے والا عدالت کا فرمان—اس طرح کے حکم نامے کی نوعیت—اگر دیگر جائیدادوں کے خلاف عمل درآمد کیا جاسکتا ہے—کوڈ آف سول پروسیجر، 1908 (1908 کا ایکٹ 5)، دفعہ 47۔

مدعاعلیہ، اپیل کنندہ کی بیوی، نے اس کی طرف سے حاصل کردہ دیکھ بھال کے حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے عملدرآمد کی درخواست دائر کی جس نے ذاتی ذمہ داری کے علاوہ، تین بہت سی جائیدادوں پر ماضی اور مستقبل کی دیکھ بھال کا الزام عائد کیا۔عدالت کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اس نے جائیدادوں کی دو اشیا خریدیں جو اس کی دیکھ بھال کے چارج سے مشروط ہیں۔بعد میں اس نے عمل درآمد کی ایک اور درخواست دائر کی جس میں سابقہ عمل درآمد میں اس کی طرف سے خریدی گئی واجبات کے علاوہ دیگر واجبات کو فروخت کرنے کی درخواست کی گئی۔اپیل کنندہ نے کوڈ آف سول پروسیجر کی دفعہ 47 کے تحت اس بنیاد پر حکم نامے کا مکمل اطمینان ریکارڈ کرنے کے لیے درخواست دی کہ وہ اپنے چارج کے تحت جائیدادوں کی خریداری کر کے دیگر جائیدادوں کی فروخت کے لیے نئی درخواست برقرار نہیں رکھ سکتی۔فاضل جج نے عملدرآمد کی درخواست کو ناقابل سماعت قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔مدعاعلیہ کی اپیل پر ہائی کورٹ نے فاضل جج کے فیصلے کو الٹ دیا اور عملدرآمد کو آگے بڑھانے کا حکم دیا۔خصوصی اجازت کی اپیل پر، اس عدالت نے فیصلہ دیا:

فرض کیا گیا کہ دیکھ بھال کے لیے ایک ایگزیکٹو چارج فرمان بار بار قابل عمل ہوجاتا ہے کیونکہ مستقبل کی رقوم واجب الادا ہوجاتی ہیں۔حکم نامے کی عمل آوری اصل میں وصول کی جانے والی بقیہ جائیدادوں پر چارج کو زندہ رکھتی ہے جب تک کہ مستقبل کی رقوم ختم نہ ہوجائیں۔پورا چارج تمام جائیدادوں پر مشترکہ اور الگ الگ جاری رہتا ہے اور چونکہ چارج رہن سے مختلف ہے، اس لیے رہن کے معاملے سے مشابہت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

مزید کہا گیا کہ اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ کے درمیان عملدرآمد دینے والی عدالت مدعاعلیہ کو اس کے قبضے میں موجود

جائیدادوں کے خلاف کارروائی کا حکم نہیں دے سکتی حالانکہ وہ اپیل کنندہ کی جانب سے انتخاب کرسکتی ہے اور اس سے تعلق رکھنے والی دوسری چیز کے مقابلے میں ایک چیز کے خلاف الزام نافذ کرسکتی ہے۔لیکن اپیل کنندہ اس بات پر اصرار نہیں کرسکتا کہ مدعا علیہ کو پہلی فروخت کے تحت اس کی حاصل کردہ جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1961: کی سول اپیل نمبر 194۔

1956 کے سی ایم اے نمبر 120 میں حیدرآباد میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 28 جولائی 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

پی رام ریڈی، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے آر چودھری، ای ادیراتھنم اور وی سی پرسار۔

.1963..11 فروری۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہدایت اللہ. جے — مدعا علیہ جو اپیل کنندہ کی بیوی ہے، اس نے 9 اگست 1949 کو دیکھ بھال کے لیے ایک فرمان حاصل کیا، جس کے ذریعے اپیل کنندہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے ہر سال فروری کے 28 ویں دن 3,000 روپے سالانہ سود کے ساتھ ادا کرے اگر مقررہ تاریخ پر ادائیگی نہیں کی گئی تھی۔حکم نامے میں ماضی کی دیکھ بھال اور دیگر اشیاء کے بقایاجات کے طور پر طے شدہ رقوم شامل تھیں جن کے لیے تفصیلی حوالہ ضروری نہیں ہے۔ذاتی ذمہ داری کے علاوہ حکم نامے نے تین بہت سی جائیدادوں پر ماضی اور مستقبل کی دیکھ بھال کا الزام عائد کیا۔

مدعا علیہ نے دیکھ بھال کے حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے 1952 کی 91 نمبر کی عملدرآمد کی درخواست دائر کی اور حکم نامے کے ذریعے وصول کی گئی جائیدادوں کو فروخت کرنے کی درخواست کی۔اس نے عدالت کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اپنے مینٹیننس چارج کے تابع 20,200 روپے کی رقم میں جائیدادوں کی دو اشیاء خریدیں۔بعد میں اس نے 1955 کی عملدرآمد نمبر 43 دائر کی جس میں اس نے سابقہ عمل درآمد میں خریدی گئی جائیدادوں کے علاوہ دیگر جائیدادوں کو فروخت کرنے کی کوشش کی۔اپیل کنندہ نے کوڈ آف سول پروسیجر کی دفعہ 47 کے تحت اس بنیاد پر حکم نامے کا مکمل اطمینان ریکارڈ کرنے کے لیے درخواست بھی دائر کی کہ مدعا علیہ اپنے چارج کے تابع جائیدادوں کو خرید کر دیگر جائیدادوں کی فروخت کے لیے نئی درخواست برقرار نہیں رکھ سکتا۔وشاکھاپٹنم کے فاضل جج نے اپیل گزار کی دلیل کو برقرار رکھا اور عمل درآمد کی درخواست کو ناقابل سماعت قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا۔مدعا علیہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ہائی کورٹ نے ماتحت جج کے فیصلے کو پلٹ دیا اور عملدرآمد

جاری رکھنے کا حکم دیا۔ اپیل کنندہ نے اب اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد اپیل کی ہے۔

مختصر سوال یہ ہے کہ کیا حکم نامے کو مطمئن ہونا چاہیے کیونکہ مدعا علیہ نے پہلے کی عملدرآمد میں بہت سی جائیدادیں خریدی تھیں جو اس کی دیکھ بھال کے چارج کے تابع ہیں۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ مدعا علیہ کو دیکھ بھال کے ماضی یا مستقبل کے سلسلے میں اپنے دعوے کی تسکین کے لیے اب اس کی خریدی ہوئی جائیدادوں کو دیکھنا چاہیے۔ متبادل میں وہ دعوی کرتا ہے کہ اس کے قبضے میں موجود جائیدادوں کے خلاف اس وقت تک عمل درآمد نہیں ہوسکتی جب تک کہ مدعا علیہ پہلے اس کے ساتھ جائیدادوں کے خلاف کارروائی نہ کرلے۔ ہماری رائے میں کوئی بھی تجویز درست نہیں ہے۔

وشاکھا پٹنم کے فاضل جج کی طرف سے منظور کردہ دیکھ بھال کا فرمان نہ صرف ایک اعلانیہ فرمان ہے بلکہ ایک عملی فرمان بھی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ کو ہر سال فروری کے 28 ویں دن دیکھ بھال کے طور پر 3,000 روپے سالانہ ادا کرے گا جب تک کہ وہ زندہ رہے۔ جب پہلی عملدرآمد عائد کی گئی تو 28 جون 1952 تک کی واجب الادا رقوم لاٹ 1 اور 2 کی جائیدادوں کی فروخت سے وصول کی گئیں۔ نیلامی خریدار کے طور پر مدعا علیہ نے 6,010 روپے جمع کرائے۔ حکم نامے کے تحت دیکھ بھال کی رقم میں کٹوتی کے بعد خریداری کی قیمت کے بقایا کی طرف جیسا کہ اس وقت تھا۔ موجودہ عملدرآمد کا تعلق اس رقم سے ہے جو 28 جون 1952 اور 28 فروری 1955 کے درمیان واجب الادا تھی۔ اس رقم میں دیکھ بھال کے لیے 8,000 روپے اور اخراجات کے لیے 0-8-867 روپے شامل ہیں۔

اپیل کنندہ کی دلیل یہ ہے کہ مدعا علیہ جس نے چارج کے تابع جائیدادوں کی پہلی کھیپ خریدی ہے اب وہ اس رقم کو اپیل کنندہ کے پاس باقی جائیدادوں سے وصول نہیں کرسکتا۔ دوسرے لفظوں میں، اپیل کنندہ یہ دعوی کرتا ہے کہ نیلامی کی خریداری سے پیدا ہونے والے حق کے ساتھ دیکھ بھال کے حکم نامے کے تحت حق کا کسی قسم کا انضمام ہے اور مدعا علیہ اپنے حق کو صرف ان جائیدادوں کے خلاف نافذ کرسکتا ہے جو اس نے خریدی ہیں نہ کہ ان جائیدادوں کے خلاف جو اپیل کنندہ کے پاس باقی ہیں۔

اس دلیل میں ایک غلط فہمی شامل ہے کیونکہ یہ فرض کرتا ہے کہ متعدد جائیدادوں پر حکم نامے کے ذریعے بنایا گیا چارج اس وقت غائب ہوجاتا ہے جب چارج ہولڈر چارج فرمان پر عمل درآمد کرتے ہوئے بہت سی جائیدادیں خریدتا ہے۔ دیکھ بھال کے لیے ایک ایگزیکٹو چارج فرمان بار بار قابل عمل ہوجاتا ہے کیونکہ مستقبل کی رقوم واجب الادا ہوجاتی ہیں۔ حکم نامے کی عمل آوری اصل میں وصول کی جانے والی بقیہ جائیدادوں پر چارج کو زندہ رکھتی ہے جب تک کہ مستقبل کی رقوم ختم نہ ہو جائیں۔ دوسرے لفظوں میں چارج اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک فرمان برقرار رہتا ہے۔ عمل درآمد کے ذریعے چارج مکمل طور پر چارج ہولڈر کے ذریعے خریدی گئی جائیدادوں میں منتقل نہیں کیا جاتا ہے۔ نہ ہی چارج ان جائیدادوں اور ان کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے جو اب بھی فیصلے کے مقروض کے پاس باقی ہیں۔ تمام جائیدادوں پر مشترکہ اور الگ الگ چارج جاری رہتا ہے۔ نہ ہی چارج ہولڈر کے ذریعے خریدی گئی جائیدادوں اور باقی رہنے والی جائیدادوں کے درمیان کوئی ترجیح قائم کی جاتی

ہے۔ رہن کے معاملے سے مشابہت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔ چارج رہن سے مختلف ہوتا ہے۔ رہن جائیداد میں سود کی منتقلی ہے جبکہ چارج محض کسی مخصوص جائیداد سے ادائیگی حاصل کرنے کا حق ہے۔ سابقہ کو ریم میں جوس اور مؤخر الذکر کو صرف جوس ایڈ ریم کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ سادہ رہن کے معاملے میں، ایک ذاتی ذمہ داری ظاہر یا مضمر ہوتی ہے لیکن چارج کی صورت میں ایسی کوئی ذاتی ذمہ داری نہیں ہوتی ہے اور حکم نامہ، اگر وہ فیصلے کے مقروض سے ذاتی طور پر چارج کرنا چاہتا ہے، تو اسے چارج کے علاوہ بھی ایسا کرنا پڑتا ہے۔ یہ فرق ہونے کی وجہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کی یہ دلیل کہ کسی چارج کی صورت میں حاصل کردہ رہن والی جائیداد کے ایک حصے میں رہن دار کا حصہ حاصل کرنے کے رہن دار کے نتائج بے بنیاد ہیں۔ چارج تمام جائیدادوں کے خلاف نافذ کیا جاسکتا ہے یا الگ الگ۔

موجودہ معاملے میں مدعاعلیہ دیکھ بھال کے بقایاجات کی وصولی کے لیے اپنے اختیار پر آگے بڑھ سکتا ہے کیونکہ وہ ان جائیدادوں میں سے کسی سے واجب الادا ہیں جو الزام کا موضوع تھیں، یعنی وہ جو اپیل کنندہ کے قبضے اور ملکیت میں تھیں اور جو نیلامی خریدار کے طور پر قبضے اور ملکیت میں تھیں۔ قانون میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس میں مدعاعلیہ کو ان جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت ہو جو اس نے پہلے خریدی تھی۔ ان جائیدادوں کے مارشلنگ کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ عدالت یہ فیصلہ کرسکتی ہے کہ چارج کی گئی جائیدادوں میں سے کس کو فروخت کیا جانا چاہیے اور کس ترتیب میں اور عدالت فروخت کا حکم دیتے وقت مختلف جائیدادوں کے درمیان انتخاب کرتی ہے۔ اس حد تک عدالت فیصلے کے مقروض کی مدد کرسکتی ہے۔ لیکن یہ صرف ان جائیدادوں کے حوالے سے ہوسکتا ہے جو فیصلے کے مقروض کے پاس ہیں اور جن کے خلاف چارج ہولڈر آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن عدالت چارج ہولڈر سے یہ نہیں کہہ سکتی کہ اسے اپنے چارج فرمان پر عمل درآمد میں اس کی خریدی گئی جائیدادوں کے خلاف بار بار اپنے علاج کا استعمال کرنا چاہیے اور اپنے ہی الزام کے تابع ہونا چاہیے۔ لہذا، اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ کے درمیان عدالت مدعاعلیہ کو اس کے قبضے میں موجود جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم نہیں دے سکتی حالانکہ وہ اپیل کنندہ کی جانب سے انتخاب کرسکتی ہے اور اس سے تعلق رکھنے والی دوسری چیز کے مقابلے میں ایک آئٹم کے خلاف الزام نافذ کرسکتی ہے۔

ہماری رائے میں مدعاعلیہ اپیل گزار کے ہاتھوں میں باقی جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حقدار تھا جس پر الزام عائد ہوتا رہا۔ عمل درآمد کرنے والی عدالت، یقینا، صرف ایسی اشیاء فروخت کرسکتی ہے جو حکم نامے کے تحت موجودہ واجبات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو لیکن اپیل کنندہ اس بات پر اصرار نہیں کرسکتا کہ مدعاعلیہ کو پہلی فروخت کے تحت اس کی حاصل کردہ جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ ہم اس سوال پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے کہ آیا حکم نامے پر اپیل کنندہ کے خلاف ذاتی طور پر عمل درآمد کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ سوال یہاں پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس کے مطابق اپیل ناکام ہوجاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کردی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document